سوال

(203)جناتی بندر اور زنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد رفیع مفتی ''ریسرچ فیلو ادارہ اشراق لاہور'' فرماتے ہیں کہ

''بخاری میں بھی غلط احادیث موجود ہیں مثلاً بخاری کی یہ حدیث کی عمرو بن میمون کہتے ہیں : ''میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندریا کو دیکھا، اس نے زنا کیا تھا اور اس کے پاس بہت سے بندر جمع تھے (میرے سامنے) ان بندروں نے اسے سنگسار کیا (یہ دیکھ کر) میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا'' [بخاری، رقم: ۳۸۴۹] اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اور جانور دونوں ہی یکساں طور پر انسانی شریعت کے مکلف ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ''

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ محمد رفیع صاحب کی اس بات میں کتنی حقیقت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محمد رفیع صاحب کی اس بات میں ذرا برابر حقیقت نہیں ہے کیونکہ روایتِ مذکورہ بلحاظ سند حسن لذاتہ و بلحاظِ متن بالکل صحیح ہے۔

اس کی مفصل تحقیق کے لیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۲۴ ص ۲۰

روایتِ مذکور نہ حدیثِ رسول ہے اور نہ اثرِ صحابی بلکہ ایک تابعی کا قول ہے اور اس میں بندروں سے مراد جن ہیں۔

دیکھئے فتح الباری (ج ۷، ص ۱۶۰) اور الحدیث حضرو: ۲۴ ص ۲۰

یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ جن مکلف مخلوق ہے اور جنوں کا مختلف اشکال اختیار کرنا بھی ثابت ہے لہٰذا تابعی کے اس قول پر اعتراض عجیب وغریب ہے۔!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص472

محدث فتویٰ